1

670 | 12-09-2007

عظمتِ ماہِ رمضان ۔ اذکارِ خاص

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ﴾

پارہ ۲ سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۵

مہینہ رمضان کا ہے جس میں نازل ہوا قرآن

محترم مسلمان بہنو اور بھائیو! اللہ جل جلالہ کا کرم ہے کہ اُس نے ہمیں انسان بنایا اور پھر ختم المرسلین ﷺ کی اُمت میں پیدا فرما کر اپنی بے بہا نعمتوں سے نوازا ہے اور ہماری ہدایت اور فلاح دارین کیلئے اپنے کلام پاک قرآنِ مجید کا نزول فرمایا شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن پاک نازل کیا گیا۔

بروایت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ نے ماہِ شعبان کے آخری ایام میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خصوصی طور پر جمع فرما کر اپنے خطابِ خاص میں اِس ماہ رمضان المبارک کی عظمت وفضیلت سے آگاہ فرمایا۔

اِس ماہِ مبارک میں رحمتِ خداوندی جوش میں ہوتی ہے اِس میں ایک رات (شب قدر) ہے جو ہزاروں مہینوں سے بڑھ کر ہے اِس ماہ میں نوافل کا ثواب غیر رمضان میں فرض ادا کرنے کے برابر ہے جبکہ اِس ماہ میں ایک فرض ادا کرنے کا ثواب غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرنے کے مساوی ہے۔ اِس ماہ کا پہلا عشرہ اللہ کی رحمت کا ہے دوسرا عشرہ مغفرت کا ہے اور آخری عشرہ جہنم کی آگ سے رہائی کا ہے۔ اس لیے رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اِس ماہ میں اپنے رب کو راضی کرنے کیلئے کلمہ طیبہ اور استغفار کثرت سے پڑھا کرو اور جنت کی طلب اور جہنم کی آگ سے پناہ مانگا کرو۔

چنانچہ رحمتِ دوعالم ختم المرسلین ﷺ کی ہدایات بالا اور متعدد دوسری روایات میں منقول اسوہ حسنہ کے اتباع میں ہم سب کو اِس عظیم بابرکت مہینہ میں اللہ جل شانہ کی خصوصی رحمتوں سے مستفید ہونے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنے کیلئے اپنے روزانہ کے معمولات میں درج ذیل اذکار کو شامل کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

1- رمضان المبارک کا چاند نکلنے پر دو رکعت نماز نفل ادا کریں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے اُمت مسلمہ کے ہر فرد کیلئے اُس کے کرم اور رحم کی دُعاء کیجئے۔

2- روزانہ زیادہ سے زیادہ قرآن پاک پڑھنے کا اہتمام کیجئے۔

3- کلمہ طیبہ کا ورد کثرت سے کیجئے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

4- کثرت سے استغفار پڑھ کر اللہ سے گناہوں کی معافی مانگئے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ

5- اِس رحمتوں بھرے مہینے میں اللہ جل جلالہ سے جنت کی طلب کیجئے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ

6- اللہ کریم کے حضور جہنم کی آگ سے پناہ مانگئے۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ.

درج بالا چاروں اذکار یوں اکٹھے پڑھے جاسکتے ہیں۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ

7- اللہ جل جلالہ سے عفو ودرگزر درج ذیل مسنون الفاظ میں مانگئے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ.

رسول اکرم ﷺ یہ دُعاء خاص طور پر لیلۃ القدر میں پڑھا کرتے تھے۔

8- رمضان المبارک میں فرض روزے پنجگانہ نمازیں اور مسنون تراویح بغیر عذر شرعی ہرگز نہ چھوڑیئے۔

9- اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رحمتوں میں سے وافر حصہ حاصل کرنے کیلئے نماز عشاء / تراویح کے بعد انتہاءِ سحر سے پہلے مسنون نماز تہجد پڑھنے کی عادت ڈالیے۔

10- پنجگانہ نمازوں کے علاوہ مسنون نوافل اشراق۔ چاشت اور اوّابین بھی پڑھنے کی کوشش کیجئے۔

11- ہر فرض نماز کے بعد جہاں تک ہوسکے مسنون اذکار بھی پڑھیے۔

12- اِس ماہِ مبارک کا کوئی لمحہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے اس کے کرم اور رحم کی التجا کے بغیر نہ گذاریئے۔

اللہ ہمیں توفیق عمل عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

جامعہ اشرفیہ سے دینی مسائل کے حل کے لیے بآواز سوالات وجوابات muftionline@hotmail.com بذریعہ ای میل ummqura@brain.net.pk

جمعہ کا بیان/تفسیر عثمانی/بہشتی زیور اور دیگر دینی معلومات کے لیے ویب سائٹ www.jamiaashrafia.org فون: 042-6114761, 5069758, 7033835

روزوں کی فرضیت

ارشاد باری تعالیٰ ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ (البقرۃ ۱۸۳)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسا کہ ان لوگوں پر روزے فرض کیے گئے جو تم سے قبل ہوئے ہیں تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

☆ صوم کے لفظی معنی امساک یعنی رکنے اور بچنے کے ہیں، اور اصطلاح شرع میں کھانے پینے اور عورت سے مباشرت کرنے سے رکنے اور باز رہنے کا نام صوم ہے، بشرطیکہ وہ طلوع صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک مسلسل رکا رہے، اور نیت روزہ کی بھی ہو، اس لیے اگر غروب آفتاب سے ایک منٹ پہلے بھی کچھ کھا پی لیا تو روزہ نہیں ہوا، اسی طرح اگر ان تمام چیزوں سے پرہیز تو پورے دن پوری احتیاط سے کیا، مگر نیت روزہ کی نہیں کی تو بھی روزہ نہیں ہوا۔

☆ صوم یعنی روزہ ان عبادات میں سے ہے جن کو اسلام کے عمود اور شعائر قرار دیا گیا ہے۔ اس کے فضائل بے شمار ہیں۔

☆ روزے کی فرضیت کا حکم مسلمانوں کو ایک خاص مثال سے دیا گیا ہے حکم کے ساتھ یہ بھی ذکر فرمایا کہ یہ روزے کی فرضیت کچھ تمھارے ساتھ خاص نہیں، پچھلی امتوں پر بھی روزے فرض کئے گئے تھے، اس سے روزے کی خاص اہمیت بھی معلوم ہوئی، اور مسلمانوں کی دلجوئی کا بھی انتظام کیا گیا کہ روزہ اگرچہ مشقت کی چیز ہے، مگر یہ مشقت تم سے پہلے بھی سب لوگ اٹھاتے آئے ہیں، طبعی بات ہے کہ مشقت میں بہت سے لوگ مبتلا ہوں تو وہ ہلکی معلوم ہونے لگتی ہے (روح المعانی)

روزہ رکھنے کے نیت

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

میں نے ماہ رمضان سے کل کے روزے کی نیت کی

روزہ کھولنے کی مسنون دُعا

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَ عَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ

الٰہی میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا۔

ASHRAFIA ISLAMIC UNIVERSITY
معہد ام القریٰ
UMMUL QURA INSTITUTE

672

16-09-2007

ضروری مسائل رمضان

☆ ہر عاقل بالغ مسلمان مرد، عورت پر روزہ رکھنا فرض ہے اور احترام لازم ہے کہ معذور کو بھی روزہ دار کے سامنے کھانے پینے کی اجازت نہیں۔

☆ سحری کھانا مسنون اور باعث ثواب ہے۔ سحری کھانے کا انتہائی وقت صبح صادق ہے۔

☆ روزہ رکھنے کی دل سے نیت کرنا فرض اور زبان سے مستحب ہے۔ نیت کرنے کا وقت رات سے لے کر روزے کے مجموعی وقت کے نصف وقت گزرنے سے پہلے تک ہے۔

☆ عام طور پر رمضان کی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ راتوں میں سے کوئی ایک رات شب قدر ہوتی ہے۔ اس رات کی عبادت ایک ہزار ماہ سے افضل ہے۔

☆ عورتوں کو حیض و نفاس کے ایام میں روزہ رکھنا حرام ہے لیکن بعد میں ان روزوں کی قضا فرض ہے۔

☆ مریضوں، حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں کو ضرر کے وقت روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ مگر بعد میں ان کی قضا فرض ہے۔

☆ قصداً کھانے پینے اور جماع سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔

☆ روزے کا کفارہ دو ماہ لگاتار (بلاناغہ) روزے بطور کفارہ کے اور ایک روزہ بطور قضاء کے رکھنا ہے اگر روزے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا یا فی کس پونے دو سیر گندم یا اس کی قیمت دینا ہے۔

☆ کلی کرتے یا غوطہ لگاتے وقت پانی حلق میں چلے جانے، کان یا ناک میں دوائی ڈالنے یا ازخود منہ بھر کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ایسی صورت میں صرف روزے کی قضا لازم آئے گی کفارہ نہیں ہوگا۔

☆ مسواک کرنے، سرمہ ڈالنے، بلا اختیار قے آجانے، سونے کی حالت میں غسل کی حالت ہو جانے، بھول چوک کر کھا پی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ روزہ کی حالت میں فحش کلامی، غیبت، بے حیائی اور دوسرے غیر اخلاقی افعال سے اگرچہ روزہ تو نہیں ٹوٹتا مگر ثواب میں کمی آجاتی ہے۔

☆ بڑھاپے کی کمزوری کے باعث یا بیماری کے باعث اگر روزہ رکھنے کی بالکل طاقت نہ ہو اور نہ آئندہ طاقت آنے کی توقع ہو تو ہر روزہ کا فدیہ ایک غریب کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا یا پونے دو سیر گندم یا اس کی قیمت دینا ہے۔

☆ اگر روزہ دار کسی سبب سے ہلاکت کے قریب پہنچ جائے تو اسے افطار کر لینا چاہیے مگر بعد میں اس روزہ کی قضا فرض ہوگی۔

روزہ رکھنے کی نیت

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

میں نے ماہ رمضان سے کل کے روزے کی نیت کی

روزہ کھولنے کی مسنون دعا

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَ عَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ

الٰہی میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا۔

روزوں کا بیان (1)

روزے کے مستحبات درج ذیل ہیں: یہ وہ کام ہیں جن کا اہتمام موجبِ زیادتیٔ ثواب ہے۔

(1) سحری کھانا۔(2) رات سے روزہ کی نیت کرنا۔(3) سحری اخیر وقت میں کھانا' بشرطیکہ صبح صادق سے یقیناً پہلے فارغ ہو جائے۔(4) افطار میں جلدی کرنا جب کہ آفتاب کے غروب نہ ہونے کا شبہ نہ رہے۔(5) چھوہارے یا کھجور سے اور یہ نہ ہوں تو پانی سے افطار کرنا۔(6) غیبت جھوٹ گالی گلوچ وغیرہ بری باتوں سے بچنا۔

روزے کے مکروہات درج ذیل ہیں: یہ وہ کام ہیں جن کے کرنے سے روزہ تو نہیں ٹوٹتا مگر یہ ناپسندیدہ (مکروہ) ہیں۔

(1) گوند چبانا یا کوئی اور چیز منہ میں ڈالے رکھنا۔(2) جس عورت کا خاوند سخت اور بدمزاج ہو اسے زبان کی نوک سے سالن کا نمک چکھ لینا جائز ہے۔(3) منہ میں بہت سا تھوک جمع کر کے نگلنا۔(4) غیبت کرنا' جھوٹ بولنا' گالی گلوچ کرنا۔ (5) بے قراری اور گھبراہٹ ظاہر کرنا۔(6) نہانے کی حاجت ہو جائے تو غسل کو قصداً صبح صادق کے بعد تک مؤخر کرنا۔(7) استنجے میں پاؤں پھیلا کر بیٹھنا اور کلی یا ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا۔

کن کاموں سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا: یعنی وہ کام جو روزہ کی حالت میں مباح (جائز) ہیں

(1) سرمہ لگانا۔(2) بدن پر تیل ملنا یا سر میں تیل ڈالنا۔(3) ٹھنڈک کے لیے غسل کرنا۔(4) مسواک کرنا اگرچہ تازی جڑ یا تر شاخ کی ہو۔(5) خوشبو لگانا یا سونگھنا۔(6) بھولے سے کچھ کھا پی لینا۔(7) خود بخود بلا قصد قے ہو جانا۔(8) اپنا تھوک نگلنا۔(9) بلا قصد مکھی یا دھوئیں کا حلق سے اُتر جانا۔

☆ حضرت سلیمانؓ سے مروی معروف حدیث مبارکہ کے مطابق ماہِ رمضان المبارک کا اول عشرہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت ہے۔ درمیانی عشرہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے۔

☆ اس لیے اس بابرکت مہینے میں پنج وقتہ فرض نمازوں کے علاوہ روزانہ تلاوت قرآن، نماز تراویح اور کثرت سے اذکار و استغفار کا اہتمام کرنا چاہیے تاکہ اللہ عزوجل کی رحمتوں کی بارش سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ کر جہنم کی آگ سے رہائی طلب کر سکیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰۤى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰۤى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْد.

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰۤى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰۤى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْد.

روزوں کا بیان (2)

روزے کے مفسدات:

مفسدات ان باتوں کو کہتے ہیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور مفسدات کی دو قسمیں ہیں۔

☆ ایک وہ جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے۔

☆ دوسری وہ جن سے قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔

جن مفسدات سے قضا واجب ہوتی ہے وہ درج ذیل ہیں:

(1) کسی نے زبردستی روزہ دار کے منہ میں کوئی چیز ڈال دی' اور وہ حلق سے اُتر گئی۔(2) روزہ یاد تھا اور کلی کرتے وقت بلاقصد (بغیر ارادہ کے) حلق میں پانی اُتر گیا۔(3) قے آئی اور قصداً حلق میں لوٹالی۔(4) قصداً منہ بھر کے قے کر ڈالی۔(5) کنکری یا پتھر کا ٹکڑا یا گٹھلی یا مٹی یا کاغذ کا ٹکڑا قصداً نگل لیا۔(6) دانتوں میں رہی ہوئی چیز کو زبان سے نکال کر نگل لیا' جب کہ وہ چنے کے دانے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو' اور اگر منہ سے باہر نکال کر پھر نگل لیا تو چاہے چنے سے کم ہو یا زیادہ' روزہ ٹوٹ گیا۔(7) کان میں تیل ڈالا۔(8) ناس لیا۔(9) دانتوں سے نکلے ہوئے خون کو نگل لیا' جب کہ خون تھوک پر غالب ہو۔(10) بھولے سے کچھ کھا پی لیا اور یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کچھ کھا پی لیا۔(11) یہ سمجھ کر کہ ابھی صبح صادق نہیں ہوئی سحری کھالی' پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی۔(12) رمضان شریف کے سوا اور دنوں میں کوئی روزہ قصداً توڑ ڈالا۔(13) ابر یا غبار کی وجہ سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا روزہ افطار کر لیا' حالانکہ ابھی دن باقی تھا۔ان سب صورتوں میں صرف ان روزوں کی قضا رکھنی پڑھے گی' جن (روزوں) میں ان باتوں میں سے کوئی بات پیش آئی ہے۔

جن صورتوں میں قضا و کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں درج ذیل ہیں:

رمضان شریف کے مہینے میں روزہ رکھ کر (1) ایسی چیز جو غذا یا دوا یا لذت کے طور پر استعمال کی جاتی ہے قصداً کھا پی لی۔(2) قصداً صحبت کر لی۔(3) فصد کھلوائی (یعنی خون نکلوایا) یا سرمہ لگایا اور پھر یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا' قصداً کھا پی لیا تو ان صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

نوٹ: کفارہ صرف رمضان شریف کے مہینے میں فرض روزہ توڑنے سے واجب ہوتا ہے' رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے چاہے وہ رمضان کی قضا کے روزے ہوں' کفارہ واجب نہیں ہوتا۔

ان دِنوں بالالتزام درج ذیل اذکار مسنونہ کو ہمیں یومیہ معمولات میں شامل کر لینا چاہیئے۔

کلمہ طیبہ :۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه — درود شریف :۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ

استغفار :۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ — کلمتان حبیبتان :۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْم

دعائیں :۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ ☆ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّةَ ☆ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ

روزوں کی قضا، فدیہ اور کفارہ کا بیان

روزوں کی قضا:

☆ اگر بلا عذر فرض یا واجب معین کے روزے نہیں رکھے یا کسی وجہ سے رکھ کر روزہ ٹوٹ گیا تو ان روزوں کی قضا رکھنا فرض ہے۔

☆ جونہی قضا کا وقت ہو جلد سے جلد روزوں کی قضا کر لینا بہتر ہے۔ قضا روزہ رکھنے میں بلا وجہ تاخیر کرنا بُری بات ہے۔

☆ قضا روزے چاہے لگاتار رکھے چاہے درمیان میں وقفہ کر کے رکھے۔ دونوں طرح جائز ہے۔

☆ اگر پہلے رمضان کے روزے ابھی قضا کرنے باقی تھے کہ دوسرا رمضان آ گیا۔ تو اب اس رمضان کے روزے رکھے اور رمضان کے بعد پہلے روزوں کی قضا کرے۔

روزے کا فدیہ:

☆ اگر آدمی اتنا بوڑھا ہو گیا ہے کہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتا اور آئندہ بھی طاقت آنے کی امید نہیں یا اسی طرح اتنا بیمار ہے کہ صحت یاب ہونے کی امید جاتی رہی تو ان صورتوں میں ان کا فدیہ دے دینا جائز ہے۔

☆ روزوں کا فدیہ یہ ہے کہ ہر روزے کے بدلے پونے دو سیر گندم یا ساڑھے تین سیر جَو یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر کوئی غلہ مثلاً چاول، باجرہ، جوار وغیرہ یا اُن کی قیمت کسی حاجتمند کو دے دیوے۔

روزوں کا کفارہ:

☆ رمضان شریف کے مہینے میں روزہ رکھ کر بغیر عذر شرعی کے عمداً توڑ دیا تو قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

☆ کفارہ یہ ہے دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے اور اگر دو مہینے کے روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو مثلاً بہت عمر رسیدہ ہے یا بہت سخت بیمار ہے تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا ساٹھ مسکینوں کو فی آدمی پونے دو سیر گندم یا اس کی قیمت یا قیمت کے برابر چاول، باجرہ، جوار دے دے۔

نوٹ: ساٹھ مسکینوں کا غلّہ (پونے دو سیر x 60) دو من پچیس سیر گندم ایک ہی دن میں ایک مسکین کو دینے سے کفارہ ادا نہیں ہوتا بلکہ لازم ہے کہ یہ غلہ 60 مسکینوں میں تقسیم کیا جائے یا ایک مسکین کو پونے دو سیر گندم یا اس کے مساوی رقم ساٹھ دن تک ادا کی جائے پھر کفارہ ہوگا۔

ان دِنوں بالالتزام درج ذیل اذکار مسنونہ کو ہمیں یومیہ معمولات میں شامل کر لینا چاہیے۔

کلمہ طیبہ:۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ درود شریف:۔ اَللّٰـــهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ

استغفار:۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ کلمتان حبیبتان:۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْم

دعائیں:۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ ☆ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْجَنَّةَ ☆ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ

روزہ کی قدر وقیمت اور اس کا صلہ

الحدیث:

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

☆ کہ (عام قانون کے مطابق) آدمی کے ہر اچھے عمل کا ثواب دس گنا سے سات سو گناہ تک بڑھا دیا جاتا ہے مگر روزہ کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: اَلصَّــوْمُ لِـیْ وَ اَنَا اَجْـزِیْ بِہٖ

(روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی خود اس کا اجر دوں گا) (حدیث قدسی)

گویا روزے کا ثواب عام اعمال صالح سے کہیں زیادہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ جتنا بھی چاہیں عطا فرما دیتے ہیں۔

مزید فرمایا

☆ کہ روزہ دار کے لیے دو مسرتیں ہیں ایک افطار کے وقت دوسری اپنے مالک ومولیٰ کی بارگاہ میں حضوری کے وقت۔

☆ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی اچھی ہے۔

☆ روزہ دار (دنیا میں شیطان ونفس کے حملوں سے بچاؤ کے لیے اور آخرت میں آتشِ دوزخ سے حفاظت کے لیے) ڈھال ہے۔

☆ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو چاہیے کہ وہ بیہودہ اور فحش باتیں نہ کرے اور اگر کوئی دوسرا اس سے گالی گلوچ یا جھگڑا کرے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

الحدیث:

حضرت سھل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"جنت کے دروازوں میں ایک دروازہ ہے جس کو "باب الریّان" کہا جاتا ہے اس دروازہ سے قیامت کے دن صرف روزہ داروں کا داخلہ ہوگا ان کے سوا کوئی اس دروازے سے داخل نہیں ہو سکے گا اس دن پکارا جائے گا کہ کدھر ہیں وہ بندے جو اللہ کیلئے روزے رکھا کرتے تھے اور بھوک پیاس کی تکلیف اٹھایا کرتے تھے۔ وہ اس پکار پر چل پڑیں گے ان کے سوا کسی اور کا اس دروازے سے داخلہ نہیں ہو سکے گا۔ جب وہ اس دروازے سے جنت میں پہنچ جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر کسی کا اس سے داخلہ نہیں ہو سکے گا"۔ (رواہ البخاری ومسلم)

ان دنوں بالالتزام درج ذیل اذکار مسنونہ کو ہمیں یومیہ معمولات میں شامل کر لینا چاہیئے۔

کلمہ طیبہ:۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ درود شریف:۔ اَللّٰــھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ

استغفار:۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ کلمتان حبیبتان:۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

دعائیں:۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ ☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ ☆ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ

ASHRAFIA ISLAMIC UNIVERSITY
معہد ام القری
UMMUL QURA INSTITUTE

677 8 22-09-2007

تراویح کے مسائل

1۔ بیس رکعات تراویح سنت مؤکدہ ہیں اور اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے۔ (بدائع ۱/۲۸۸)

2۔ تراویح کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے اگر عشاء کی نماز سے قبل تراویح ادا کی گئی تو وہ تراویح صحیح نہ ہوں گی۔ (درمختار ۲/۴۴)

3۔ وتر سے پہلے اور بعد میں تراویح ادا کی جاسکتی ہیں۔

4۔ تراویح میں ہر چار رکعات کے بعد بیٹھنے کی حالت میں تسبیح و تہلیل اور درود وغیرہ میں سے کچھ بھی پڑھا جائے یا سکوت اختیار کیا جائے، یہ سب کچھ جائز ہے۔ (درمختار ۲/۴۶)

5۔ نابالغ حافظ جس کی عمر ابھی پندرہ سال کو نہ پہنچی ہو اس کی امامت میں بالغ حضرات تراویح نہیں ادا کرسکتے۔ لیکن اگر اس کی عمر پندرہ سال ہو چکی ہو تو اس کے پیچھے تراویح ادا کی جاسکتی ہیں۔ (ردالمختار ۱/۱۶۸)

6۔ اگر کوئی شخص قرآن مجید میں دیکھ کر لقمہ دے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر امام نے لقمہ لے لیا تو سب کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (ردالمختار ۱/۶۲۲)

7۔ قاری یا سامع کو تراویح پڑھانے یا قرآن کریم سننے کے عوض جو اُجرت طے کر کے یا عرف کی بنا پر دی جائے تو اس کا لینا ناجائز ہے، ایسے قاری کو خود ثواب نہیں ملتا تو دوسروں کو کیا ثواب حاصل ہوگا۔ (ردالمختار ۶/۶۵)

8۔ تراویح میں بھول کر دو رکعت کے بعد قعدہ نہیں کیا اور تیسری رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا تو پوری نماز فاسد ہوگئی، اس میں پڑھی جانے والی آیات کا اعادہ کرنا پڑے گا اور اگر تیسری رکعت کے ساتھ چوتھی رکعت بھی ملا لی اور آخر میں سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دیا تو صرف آخری دو رکعات تراویح ادا ہوں گی اور پہلی دو رکعات میں پڑھے گئے قرآن پاک کا اعادہ کرنا پڑے گا۔ (ھندیہ ۱/۱۱۸، ۲۴۰)

9۔ داڑھی منڈانا اور قبضہ سے کم کرنا ناجائز ہے، ایسے حضرات کو امام بنانا جائز نہیں، ان کی اقتداء میں نماز مکروہ تحریمی ہے (درمختار ۲/۴۱۸)

10۔ تراویح مرد اور عورت دونوں کے لیے سنت مؤکدہ ہے اس لیے خواتین کو اپنے گھروں میں انفرادی طور پر تراویح پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیے، مسافر اور مریض کو اگر تراویح پڑھنے میں کسی قسم کی تکلیف اور پریشانی نہ ہو تو پڑھنا افضل ہے۔ (درمختار ۲/۴۳)

ان دِنوں بالالتزام درج ذیل اذکار مسنونہ کو ہمیں یومیہ معمولات میں شامل کر لینا چاہیے۔

کلمہ طیبہ:۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ درود شریف:۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ

استغفار:۔ اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ کلمتان حبیبتان:۔ سُبْحَانَ اللہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْم

دعائیں:۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ ☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ ☆ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ

ASHRAFIA ISLAMIC UNIVERSITY
معہد ام القریٰ
UMMUL QURA INSTITUTE

روزے، تراویح، اور قرآن

روزے اور تراویح باعثِ مغفرت ہیں

الحدیث

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

☆ جو لوگ رمضان کے روزے ایمان اور احتساب کے ساتھ رکھیں گے ان کے سب گذشتہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

☆ ایسے ہی جو لوگ ایمان واحتساب کے ساتھ رمضان کی راتوں میں نوافل (تراویح وتہجد) پڑھیں گے ان کے بھی سب پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

☆ اور اسی طرح جو لوگ شب قدر میں ایمان واحتساب کے ساتھ نوافل پڑھیں گے ان کے بھی سارے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ (رواہ البخاری ومسلم)

روزہ اور قرآن کی سفارش

الحدیث

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

☆ روزہ اور قرآن دونوں (اللہ جل شانہٗ کے حضور) بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا ''اے میرے رب میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور نفس کی خواہش پورا کرنے سے روکے رکھا آج میری سفارش اس کے حق میں مقبول فرما'' اور قرآن کہے گا ''میں نے اس کو رات کے سونے اور آرام کرنے سے روکے رکھا تھا۔ خداوند! آج اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما''۔

دعاء

کیسے خوش نصیب ہیں وہ بندے جن کے حق میں ان کے روزوں کی اور نوافل (تراویح وتہجد) میں ان کے پڑھے ہوئے یا سنے ہوئے قرآن پاک کی سفارش قبول ہوگی۔ یہ ان کے لیے کیسی مسرت اور فرحت کا وقت ہوگا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ہم گناہ گار بندوں کو بھی محض اپنے فضل وکرم ان خوش بختوں کے ساتھ کردے۔ **آمین یا رب العالمین**

ان دِنوں بالالتزام درج ذیل اذکار مسنونہ کو ہمیں یومیہ معمولات میں شامل کرلینا چاہئے۔

کلمہ طیبہ:۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ درود شریف:۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ

استغفار:۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ کلمتان حبیبتان:۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

دعائیں:۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ ☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ ☆ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ

سحر وافطار کے بارے میں ہدایات

سحری کھانے میں برکت ہے

الحدیث ۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔'' (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

الحدیث ۲: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''سحری میں برکت ہے اسے ہرگز نہ چھوڑو اگر کچھ نہیں تو اس وقت پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لیا جائے کیونکہ سحر میں کھانے پینے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت فرماتا ہے اور فرشتے ان کے لیے دعاءِ خیر کرتے ہیں۔''

الحدیث ۳: حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق کرنے والی چیز سحری کھانا ہے''

افطار میں تعجیل کا حکم

الحدیث ۱: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اپنے بندوں میں مجھے وہ بندہ زیادہ محبوب ہے جو روزہ کے افطار میں جلدی کرے (یعنی غروب آفتاب کے بعد بالکل دیر نہ کرے) (رواہ الترمذی)

الحدیث ۲: حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''کہ جب تک میری امت کے لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے وہ اچھے حال میں ہوں گے'' (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

افطار میں تعجیل اور سحری میں تاخیر مسنون ہے

الحدیث:

حضرت انس حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کھائی پھر (جلد ہی) آپ ﷺ نماز فجر کیلئے کھڑے ہو گئے حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا کہ سحری کھانے اور فجر کی اذان کے درمیان کتنا وقفہ رہا ہوگا انہوں نے فرمایا پچاس آیتوں کی تلاوت کا جس پر صحت مخارج اور قوائد قرآت کے لحاظ سے صرف چار/پانچ منٹ کا وقت صرف ہوتا ہے۔ (صحیح البخاری وصحیح مسلم)

باران رحمت، عطاء مغفرت اور نار جہنم سے رہائی کا مہینہ

الحدیث: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ماہ رمضان المبارک کی آمد پر شعبان کی آخری تاریخ کو رسول اکرم ﷺ نے ماہ رمضان کے فضائل پر ایک طویل خطبہ ارشاد فرمایا جس کے آخر میں فرمایا کہ

هُوَ شَهْرٌ اَوَّلَهٗ رَحْمَةٌ وَّاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّار

رمضان وہ ماہ ہے جس کا ابتدائی حصہ رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آتشِ دوزخ سے رہائی ہے۔ (رواہ البیہقی)

☆ معروف محدث مولانا منظور النعمانیؒ اپنی گراں قدر تصنیف معارف الحدیث میں تحریر فرماتے ہیں کہ ان کے نزدیک حدیث بالا کی تشریح یہ ہے کہ ماہ رمضان کی برکتوں سے مستفید ہونے والے بندے تین طرح کے ہوسکتے ہیں۔

- ایک وہ طبقہ جو صحاب صلاح وتقویٰ جو ہمیشہ گناہوں کے بچنے کا اہتمام کرتے ہیں ان پر تو شروع مہینہ ہی سے بلکہ اس کی پہلی رات سے ہی اللہ کی رحمتوں کی بارش ہونے لگتی ہے۔
- دوسرا طبقہ ان لوگوں کا ہے جو ایسے متقی اور پرہیزگار تو نہیں ہیں لیکن اس لحاظ سے بالکل گئے گزرے بھی نہیں تو ایسے لوگ جب رمضان کے ابتدائی حصہ میں روزوں اور دوسرے اعمال خیر، توبہ واستغفار اور تلاوت قرآن پاک کے ذریعے اپنے حال کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں تو درمیانی حصہ رمضان میں ان کی بھی مغفرت اور معافی کا فیصلہ فرمادیا جاتا ہے۔
- تیسرا طبقہ ان غافل لوگوں کا ہے جو معمول میں اپنے نفسوں پر ظلم کرچکے ہیں اور ان کا حال بڑا ابتر رہا ہے اور اپنی بداعمالیوں سے وہ گویا دوزخ کے پورے پورے مستحق ہوچکے ہیں۔ وہ بھی جب کہیں ماہ رمضان المبارک کے ابتدائی اور درمیانی حصے میں عام مسلمانوں کے ساتھ روزے رکھ کے اور توبہ استغفار کرکے اپنی سیاہ کاریوں کی کچھ صفائی اور تلافی کرلیتے ہیں تو آخری حصہ رمضان میں اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنی رحمت کے جوش رحمت ومغفرت سے ان کیلئے بھی آتشِ دوزخ سے رہائی کا فیصلہ فرمادیتے ہیں۔

دعاء اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ

استغفار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ کثرت سے پڑھا کریں

ان دِنوں بالالتزام درج ذیل اذکار مسنونہ کوہمیں یومیہ معمولات میں شامل کرلینا چاہیئے۔

کلمہ طیبہ:۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ درود شریف:۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ

استغفار:۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ کلمتان حبیبتان:۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ

دعائیں:۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ ☆ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْجَنَّةَ ☆ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ

ماہِ رمضان اور ہم دورِ حاضر میں

توحید ورسالت کی شہادت کے بعد ۱۔ نماز ۲۔ روزہ ۳۔ زکوٰۃ ۴۔ حج بیت اللہ اسلام کے عناصر اربعہ ہیں۔

احادیث مبارکہ ان پانچوں عبادات کو اسلام کے ارکان اور بنیادی ستون قرار دیا ہے ان کے ارکان اور عناصر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہر مسلمان کے طرز حیات میں ان پانچوں عناصر کو خاص الخاص دخل ہے چنانچہ پانچوں ارکان اسلام کا قرآن پاک اور احادیث رسول اکرم ﷺ میں صراحتاً ذکر ہے۔

سورۃ البقرۃ میں رمضان کے روزوں کی فرضیت کا اعلان فرمانے کے ساتھ ہی ارشاد ہے "لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْن" یعنی اس حکم (روزہ) کا مقصد یہ ہے کہ تم میں تقویٰ بیدار ہو۔

اور جس ماہ میں روزے فرض کیے گئے اسی ماہ اللہ کریم نے ہم لوگوں کی ہدایت کیلئے اپنی آخری کتاب ہدایت قرآن مجید کو بھی نازل فرمایا۔ اور متعدد احادیث رسول اکرم ﷺ میں اس ماہ رمضان میں دن کو روزہ رکھنے اور صلوٰۃ اللیل میں قرآن پاک پڑھنے اور سننے کی بے بہا فضیلتیں مروی ہیں جن کا خاصا تذکرہ کیا جاتا ہے اور اس کے نتیجہ میں ماہ رمضان میں خواص وعوام کی اکثریت روزے رکھنے کی طرف مائل ہو جاتی ہے اور مساجد میں نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

لیکن افسوس کہ جونہی ماہ رمضان ختم ہوتا ہے مساجد میں نمازیوں کی تعداد قلیل سے قلیل تر ہونے لگتی ہے اور معمولات زندگی میں رمضان شریف کے اثرات تک دکھائی نہیں دیتے۔ جس سے محسوس ہوتا ہے کہ شاید ہم نے اس ماہِ مبارک میں پنجگانہ نمازوں، تراویح اور قرآن پاک کی تلاوت کا اہتمام تو کر لیا تھا لیکن تزکیہ نفوس کیلئے اور متقی بننے کیلئے ہم نے اپنی گفتار، اپنے کردار اور معمولات زندگی کو اسوۂ رسول اکرم ﷺ میں ڈھالنے کی سعی نہ کی تھی۔ جس کی طرف درج ذیل احادیث میں ہدایت منقول ہے۔

فرمایا رسول اکرم ﷺ نے:

الحدیث ۱: "جو شخص روزہ رکھ کر بھی جھوٹے گفتار و کردار سے باز نہ آیا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے سے کوئی غرض نہیں" (صحیح البخاری)

الحدیث ۲: "بہت سے روزے دار ایسے ہیں جن کے روزہ کا ثمر بھوکا رہنے کے سوا کچھ نہیں اور بہت سے شب بیدار (صلوٰۃ اللیل پڑھنے والے) ایسے ہیں جن کیلئے شب بیداری کا بدلہ سوائے جاگنے کے اور کچھ نہیں" (ابن ماجہ)

دعاء: اے اللہ کریم ہمیں صحیح معنوں میں معصیتوں سے بچنے اور اس ماہِ رمضان میں اپنی رحمت خاصہ سے ہمیں برے اعمال اور گناہوں سے گریز کی توفیق عطا فرما۔ اور ہماری مغفرت فرما کر ہمیں نار جہنم سے رہائی حاصل کرنے والے خوش بختوں کی فہرست میں شامل فرما دے"۔ (آمین یارب العالمین)

روزہ کا بیان

☆ صبح صادق سے غروب آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے پینے اور خواہشات نفس کو چھوڑ دینے کا نام روزہ ہے۔ روزے کو صوم اور روزہ کھولنے کو افطار کہتے ہیں۔ روزہ کی آٹھ قسمیں ہیں:

۱۔فرض معین ۲۔فرض غیر معین ۳۔واجب معین ۴۔واجب غیر معین
۵۔سنت ۶۔نفل ۷۔مکروہ ۸۔حرام

فرض معین: سال بھر میں ایک مہینہ یعنی رمضان المبارک کے روزے فرض معین ہیں۔

فرض غیر معین: اگر کسی عذر کی وجہ سے یا بلا عذر رمضان المبارک کے روزے چھوٹ جائیں تو ان کی قضا کے روزے فرض غیر معین ہیں۔

واجب معین: کسی خاص دن یا خاص تاریخ کے روزے رکھنے کی منت ماننے سے ان دن یا ان تاریخوں کے روزے واجب ہو جاتے ہیں جیسے کسی نے منت مانی کہ اگر میں امتحان میں پاس ہو گیا تو خدا کے واسطے رجب کی پہلی تاریخ کا روزہ رکھوں گا۔

واجب غیر معین: کفارے کے روزے اور نذر غیر معین کے روزے واجب غیر معین ہیں مثلاً کسی نے منت مانی کہ اگر میں اول نمبر پاس ہوا تو خدا کے واسطے تین روزے رکھوں گا۔ اور دنوں کا تعین نہ کیا۔

سنت: روزوں میں سنت موکدہ کوئی روزہ نہیں لیکن جن دنون کے روزے حضور رسول کریم ﷺ سے رکھنے یا ان کی ترغیب دینی ثابت ہے انہیں سنت کہتے ہیں جیسے عاشورہ کے دو روزے یعنی محرم کی نویں اور دسویں تاریخ کے روزے، عاشورہ محرم کی دسویں تاریخ نام ہے اور عرفہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ اور ایام بیض یعنی ہر مہینے کی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں تاریخوں کے روزے۔

مستحب: فرض اور سنت روزوں کے بعد تمام روزے مستحب ہیں لیکن بعض روزے ایسے ہیں کہ ان میں ثواب زیادہ ہے جیسے شوال میں چھ روزے، ماہ شعبان کی پندرہویں تاریخ کا روزہ، جمعہ کے دن کا روزہ، پیر کے دن کا روزہ، جمعرات کے دن کا روزہ۔

مکروہ: صرف ہفتہ کے دن کا روزہ، صرف عاشورے یعنی دسویں تاریخ کا روزہ، نوروز کے دن کا روزہ، عورت کا خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا۔

حرام: سال بھر میں پانچ روزے حرام ہیں، عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دو روزے اور ایام تشریق کے تین روزے۔ ایام تشریق ذی الحجہ کی گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں تاریخوں کا نام ہے۔
(تشریق اس لئے کہتے ہیں کہ ان میں لوگ قربانی کے گوشت کو دھوپ میں سکھایا کرتے تھے)

رمضان المبارک کے روزے

☆ رمضان المبارک کے روزوں کا بہت زیادہ ثواب ہے اور بہت سی فضیلتیں احادیث میں آئی ہیں حضور رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص خاص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیلئے رمضان المبارک کے روزے رکھے تو اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ دوسری حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بو، اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا۔ اسی طرح اور بھی بہت سی فضیلتیں حدیثوں میں آئی ہیں۔ (تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو "فضائل رمضان" مصنفہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ)

☆ ہر مسلمان عاقل بالغ مرد عورت پر فرض ہیں۔ ان کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بلا عذر چھوڑنے والا سخت گنہگار اور فاسق ہے۔ اگرچہ نابالغ پر نماز روزہ فرض نہیں لیکن عادت ڈالنے کیلئے بلوغ سے پہلے ہی روزہ رکھوانے اور نماز پڑھوانے کا حکم ہے۔ حدیث نبوی ﷺ ہے کہ جب بچہ سات برس کا ہو جائے تو اسے نماز کا حکم کرو اور جب دس سال کا ہو جائے تو اسے نماز نہ پڑھنے پر مارنا بھی چاہئے اسی طرح جب روزہ رکھنے کے قابل ہو جائے تو جتنے روزے رکھ سکتا ہو اتنے روزے اس سے رکھوانے چاہئیں۔

☆ وہ عذر مندرجہ ذیل ہیں جن سے روزہ نہ رکھنا جائز ہو جاتا ہے:

۱۔ سفر: مسافر کو حالت سفر میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے لیکن اگر سفر میں مشقت نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے۔

۲۔ مرض: ایسی بیماری جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو یا بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔

۳۔ بڑھاپے کی وجہ سے اتنا کمزور ہو گیا ہو کہ روزہ پر قدرت نہ ہو۔

۴۔ حاملہ ہونا: جب کہ عورت یا حمل کو روزے سے نقصان پہنچنے کا گمان غالب ہو۔

۵۔ دودھ پلانا: جب کہ دودھ پلانے والی کو یا بچے کو روزے سے نقصان پہنچتا ہو۔

۶۔ روزے سے اس قدر بھوک یا پیاس کا غلبہ ہو کہ جان نکل جانے کا قوی اندیشہ ہو جائے۔

۷۔ حیض و نفاس کی حالتوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔

For written replies, Contact E-mail : ummqura@brain.net.pk
For verbal replies, Contact E-mail : muftionline@hotmail.com
Timings 5 PM to 9 PM

For TAFSEER-E-USMANI, FRIDAY SERMON & DARS-E-QUR'AN. Contact Web : www.al-islam.edu.pk

چاند کی گواھی

☆ شعبان کی ۲۹ویں تاریخ کو رمضان المبارک کا چاند دیکھنے کی کوشش کرنا اور مطلع پر ڈھونڈنا واجب ہے اور رجب کی ۲۹ویں تاریخ کو شعبان کا چاند دیکھنا مستحب ہے تاکہ شعبان کی ۲۹ویں تاریخ کا حساب ٹھیک ٹھیک معلوم رہے اگر شعبان کی ۲۹ویں تاریخ کو رمضان المبارک کا چاند دیکھ لیا جائے تو صبح کو روزہ رکھیں اور چاند نظر نہ آئے اور مطلع صاف تھا تو صبح روزہ نہ رکھیں اور اگر مطلع پر بادل یا غبار تھا تو صبح کو دس گیارہ بجے تک کچھ کھانا پینا نہیں چاہئے اگر اس وقت تک کہیں سے چاند دیکھنے کی خبر معتبر طریقے سے آجائے تو روزے کی نیت کرلیں اور اگر نہیں آئے تو کھائیں پئیں۔ لیکن انتیس شعبان کو چاند نہ ہونے کی صورت میں صبح کے روزے کی اس طرح نیت کرنا درست نہیں کہ چاند نظر آگیا تو رمضان المبارک کا روزہ ورنہ نفلی روزہ ہوجائے گا۔

☆ اگر مطلع صاف نہ ہو مثلاً بادل یا غبار وغیرہ ہو تو رمضان المبارک کے چاند کیلئے ایک دیندار پرہیزگار سچے آدمی کی گواہی معتبر ہے چاہے مرد یا عورت، اسی طرح جس شخص کا فاسق ہونا ظاہر نہیں اور ظاہر میں دیندار پرہیز معلوم ہوتا ہو اس کی گواہی بھی معتبر ہے۔

☆ مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے چاند کیلئے دو پرہیزگار سچے مردوں یا اسی طرح کے ایک مرد اور عورتوں دو کی گواہی شرط ہے۔

☆ اگر مطلع صاف ہو تو رمضان المبارک اور دونوں عیدوں کے چاند کیلئے کم از کم اتنے آدمیوں کی گواہی ضروری ہے کہ اتنے آدمیوں کے جھوٹ بولنے اور غلط بات کہنے کا دل کو یقین نہ ہو سکے بلکہ ان کی گواہی سے دل کو چاند دیکھے جانے کا گمان غالب ہوجائے۔

☆ اگر کسی دور کے شہر سے چاند دیکھنے کی خبر آئے تو چاہے کتنی ہی دور سے خبر آئے معتبر ہے۔ مثلاً پشاور والوں نے چاند نہیں دیکھا اور کسی کراچی کے شخص نے ان کے سامنے چاند دیکھنے کی گواہی دی تو ان پر روزہ رکھنا لازم ہوگا۔ ہاں یہ شرط ہے کہ خبر ایسے طریقے سے آئے جو شریعت کی رو سے معتبر ہو۔

☆ اگر کسی شخص نے رمضان کا چاند دیکھا اور اس کی گواہی قبول نہیں کی گئی اور اس کے علاوہ اور کسی نے چاند نہیں دیکھا اور نہ روزے رکھے گئے تو اس شخص پر روزے رکھنا واجب ہے۔ اور اگر اس کے حساب سے تیس روزے پورے ہوجائیں اور عید کا چاند نہ دیکھا جائے تو یہ شخص اور لوگوں کے ساتھ ۳۱واں روزہ بھی رکھے۔

For written replies, Contact E-mail : ummqura@brain.net.pk
For verbal replies, Contact E-mail : muftionline@hotmail.com
Timings 5 PM to 9 PM

For *TAFSEER-E-USMANI, FRIDAY SERMON & DARS-E-QUR'AN.* Contact Web : www.al-islam.edu.pk

روزے کی نیت

☆ روزے کیلئے نیت کرنا شرط ہے۔اگر اتفاقی طور پر صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور صحبت سے بچا رہا۔لیکن روزہ کی نیت نہیں تھی تو روزہ نہیں ہوگا۔

☆ رمضان المبارک اور نذر معین، سنت اور نفل روزوں کی نیت رات سے کرے یا صبح کو آدھے دن سے پہلے پہلے تک جائز ہے۔دن سے مراد صبح صادق سے سورج کے غروب ہونے تک کا وقت ہے۔مثلاً اگر چار بجے صبح صادق ہو اور چھ بجے سورج غروب ہو تو یہ دن چودہ گھنٹہ کا ہوا اور آدھا دن گیارہ بجے ہو تو گیارہ بجے سے پہلے پہلے نیت کر لینی ضروری ہے۔اور قضائے رمضان اور کفارے اور نذر غیر معین کی نیت صبح صادق سے پہلے کر لینی ضروری ہے۔

☆ رمضان المبارک اور نذر معین اور سنت اور نفل روزوں کی نیت میں تو چاہے خاص ان روزوں کا ارادہ کرے یا صرف یہ ارادہ کر لے کہ روزہ رکھتا ہوں یا نفل روزے کی نیت کرے بہر صورت رمضان کے مہینے میں رمضان کا روزہ اور نذر معین کے دن نذر کا روزہ اور باقی دنوں میں سنت یا نفل کا روزہ ہو جائے گا اور نذر غیر معین اور کفارے اور قضائے رمضان کی نیت میں خاص ان روزوں کا ارادہ کرنا ضروری ہے۔

☆ نیت، ارادہ کرنے کو کہتے ہیں دل سے ارادہ کر لینا کافی ہے زبان سے کہہ لے تو بہتر ہے نہ کہنے میں کچھ حرج نہیں۔

For written replies, Contact E-mail : ummqura@brain.net.pk
For verbal replies, Contact E-mail : muftionline@hotmail.com
Timings 5 PM to 9 PM
For *TAFSEER-E-USMANI, FRIDAY SERMON & DARS-E-QUR'AN.* Contact Web : www.al-islam.edu.pk

روزے کے مستحبات

روزے کے مستحبات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔سحری کھانا ۲۔رات سے نیت کرنا

۳۔سحری آخروقت میں کھانا بشرطیکہ صبح صادق سے یقیناً پہلے فارغ ہوجائے

۴۔افطاری میں جلدی کرنا جب کہ سورج غروب ہونے کا یقین ہوجائے

۵۔غیبت، جھوٹ، گالی گلوچ وغیرہ بری باتوں سے بچنا

۶۔چھوارے یا کھجور سے اور یہ نہ ہوں تو پانی سے افطار کرنا۔

☆ سحری آخررات میں صبح صادق سے پہلے کھانے پینے کو کہتے ہیں۔رات کے آخری حصہ میں صبح صادق سے پہلے پہلے اس کا وقت ہے۔سحری کھانا سنت ہے اوراس کا بہت ثواب ہے بھوک نہ ہوتو ایک دو لقمے ہی کھا لینے چاہئیں۔

روزے کے مکروہات

روزے میں مندرجہ ذیل باتیں مکروہ ہیں:

۱۔چیونگم چبانا یا کوئی اور چیز منہ میں ڈالے رکھنا بشرطیکہ اس کے ذرات حلق سے نیچے نہ اتریں۔

۲۔کوئی چیز چکھنا۔البتہ جس عورت کا شوہر سخت اور بدمزاج ہو اسے زبان کی نوک سے سالن کا مزا چکھ لینا جائز ہے۔

۳۔ٹھنڈک کیلئے غسل کرنا ۴۔مسواک کرنا

۵۔خوشبو لگانا یا سونگھنا ۶۔خودبخود بلاارادہ قے ہوجانا

۷۔اپنا تھوک جمع کرکے نگلنا ۸۔غیرارادی طور پر مکھی یا دھوئیں کا حلق سے اتر جانا۔

ان تمام چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے البتہ مکروہ ہوجاتا ہے۔

For written replies, Contact E-mail : ummqura@brain.net.pk
For verbal replies, Contact E-mail : muftionline@hotmail.com
Timings 5 PM to 9 PM
For *TAFSEER-E-USMANI, FRIDAY SERMON & DARS-E-QUR'AN.* Contact Web : www.al-islam.edu.pk

روزے کے مفسدات

☆ مفسدات ان باتوں کو کہتے ہیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے مفسدات کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے دوسری وہ جن سے قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔

☆ جن مفسدات سے صرف قضا واجب ہوتی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ کسی نے زبردستی روزہ دار کے منہ میں کوئی چیز ڈال دی اور وہ حلق سے اتر گئی

۲۔ روزہ یاد تھا اور کلی کرتے وقت بلا ارادہ حلق میں پانی اتر گیا

۳۔ قے آئی اور ارادتاً حلق میں واپس لے گئے

۴۔ ارادتاً منہ بھر کے قے کر ڈالی

۵۔ کنکر، پتھر کا ٹکڑا، گٹھلی، مٹی یا کاغذ کا ٹکڑا ارادتاً نگل لیا

۶۔ دانتوں میں پھنسی ہوئی چیز کو زبان سے نکال کر نگل لیا تو چاہے چنے سے کم ہو یا زیادہ روزہ ٹوٹ گیا

۷۔ کان میں تیل ڈالا

۸۔ ناک کے ذریعے کوئی دوا وغیرہ کھینچنا

۹۔ دانتوں میں سے نکلے ہوئے خون کو نگل لیا جب کہ خون تھوک سے زیادہ ہو

۱۰۔ بھولے سے کچھ کھا پی لیا اور یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر کھایا پیا

۱۱۔ یہ سمجھ کر کہ ابھی صبح صادق نہیں ہوئی سحری کھالی پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی

۱۲۔ رمضان المبارک کے سوا عام دنوں میں کوئی روزہ ارادتاً توڑ ڈالا

۱۳۔ بادل یا غبار کی وجہ سے یہ سمجھ کر کہ سورج غروب ہو گیا روزہ افطار کر لیا حالانکہ ابھی دن باقی تھا ان سب صورتوں میں صرف ان روزوں کی قضا رکھنی پڑے گی۔

☆ رمضان المبارک کے مہینے میں روزہ رکھ کر ایسی چیز جو غذا، دوا یا لذت کے طور پر استعمال کی جاتی ہے ارادتاً کھا پی لی یا ارادتاً کھا پی لی یا ارادتاً صحبت کر لی تو قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

☆ رمضان کے مہینے میں اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جائے تو پھر اسے کھانا پینا جائز نہیں ہے، بلکہ اس کو لازم ہے کہ شام تک کھانے پینے سے باز رہے اسی طرح اگر مسافر اپنے گھر آجائے تو اس کو بھی باقی دن میں روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔

☆ کفارہ صرف رمضان المبارک کے مہینے میں روزہ توڑنے سے واجب ہوتا ہے رمضان کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے چاہے وہ رمضان کی قضا کے روزے ہوں کفارہ واجب نہیں ہوتا۔

روزے کی قضا

روزے کی قضا واجب ہونے کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں؟

۱۔ بلا عذر فرض یا واجب معین کے روزے نہیں رکھے ۲۔ کسی عذر کی وجہ سے کچھ روزے چھوٹ گئے

۳۔ روزہ رکھ کر کسی وجہ سے ٹوٹ گیا یا توڑنا پڑا تو اس روزے کی قضا رکھنا فرض ہے۔

☆ جب وقت ملے اور جس قدر جلدی رکھ سکے قضا رکھ لینا بہتر ہے بلا وجہ دیر کرنا بری بات ہے۔

☆ قضا روزے چاہے لگاتار رکھے چاہے درمیان میں فاصلہ کرلے، دونوں طرح جائز ہے۔

☆ اگر پہلے رمضان کے روزے ابھی قضا کرنے باقی تھے کہ دوسرا رمضان آگیا تو اب اس رمضان کے روزے رکھے اور رمضان کے بعد پہلے روزوں کی قضا کرے۔

☆ نفلی روزہ رکھ کر توڑ دے تو اس کی قضا رکھنا واجب ہے کیونکہ نفلی نماز اور نفلی روزہ شروع کرنے کے بعد واجب ہو جاتے ہیں۔

☆ اگر اتنے ضعیف ہوگئے کہ روزہ نہیں رکھ سکتے اور آئندہ طاقت آجان کی امید نہیں رہی یا اس طرح کا بیمار ہے کہ صحت پانے کی امید جاتی رہی تو ان صورتوں میں روزہ کا فدیہ دے دینا جائز ہے۔

☆ ہر روزے کے بدلے کم از کم پونے دو کلو گندم یا ساڑھے تین کلو جو یا ان میں سے کسی کی قیمت یا ان کی قیمت کے برابر کوئی اور غلہ مثلاً چاول باجرہ جوار وغیرہ۔ واضح رہے کہ فدیہ دے چکنے کے بعد اگر تندرست ہوگئے تو دوبارہ روزے رکھنا ہوں گے۔

ہر فرض اور واجب نماز کے فدیہ کی بھی یہی مقدار ہے مگر نماز جب تک سر کے اشارے سے بھی پڑھ سکتا ہو اس وقت تک تو اشارے سے نماز ادا کرنا فرض ہے اور جب اشارہ بھی نہ کر سکے اور اسی حال میں انتقال ہو جائے یا چھ نمازوں کا وقت گزر جائے تو اس حالت کی نماز فرض نہیں پس نماز کا فدیہ دینے کی یہی صورت ہے۔ اگر نماز پڑھنے کی طاقت ہونے کے زمانے کی نمازیں قضا ہوگئیں اور بغیر ادا کئے ہوئے انتقال ہو گیا تو ان نمازوں کا فدیہ دیا جا سکتا ہے۔ ایک دن کے چھ فدیے بنتے ہیں۔

☆ ایک شخص کے ذمے کچھ روزے قضا تھے اس کا انتقال ہو گیا تو اس کی طرف سے کوئی آدمی روزے رکھ لے تو جائز نہیں، اس مرنے والے ذمے سے روزے ادا نہیں ہوں گے البتہ وارث فدیہ دے دیں تو جائز ہے۔

For written replies, Contact E-mail : ummqura@brain.net.pk
For verbal replies, Contact E-mail : muftionline@hotmail.com
Timings 5 PM to 9 PM
For *TAFSEER-E-USMANI, FRIDAY SERMON & DARS-E-QUR'AN.* Contact Web : www.al-islam.edu.pk

روزوں کا کفارہ

روزہ توڑنے کا کفارہ مندرجہ ذیل ہے:

☆ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے۔ لیکن آج کل غلامی موجود نہیں ہے۔ اس لئے موجودہ دور میں صرف بقیہ دو صورتوں سے کفارہ دیا جاسکتا ہے۔ اول یہ کہ دو مہینے لگا تار روزے رکھے، دوسرے یہ کہ اگر دو مہینے کے روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کے کھانے کی قیمت یا اس کے برابر غلہ دے دے۔ غلہ کی صورت میں کفارہ ادا کرنا ہو تو فی آدمی پونے دو کلو گرام گیہوں یا ان کی قیمت کے برابر چاول، باجرہ، جوار وغیرہ دینا ہوگا۔

☆ اگر ایک مسکین کو ہر روز ایک دن کا غلہ پونے دو کلو گرام گندم یا اس کی قیمت دی جائے یا اسے ساٹھ دن تک دونوں وقت کھانا کھلا دیا جائے تو جائز ہے لیکن اگر اسے ایک دن میں ایک دن سے زیادہ کا غلہ یا قیمت دی جائے تو ایک دن کا ہی سمجھا جائے گا اور ایک دن سے جس قدر زیادہ دیا ہے اس کا کفارہ میں شمار نہ ہوگا۔

☆ اگر ایک مسکین کو پونے دو کلو گرام سے کم دیا جائے تو جائز نہیں، بلکہ کفارہ میں ایک مسکین کو کم از کم پونے دو کلو گرام گیہوں یعنی ایک دن کے غلے کی مقدار سے کم دینا یا ایک دن میں ایک دن کی مقدار سے زیادہ دینا جائز نہیں ہے۔

☆ اگر ایک رمضان کے کئی روزے توڑ ڈالے تو ایک ہی کفارہ واجب ہوگا۔

For written replies, Contact E-mail : ummqura@brain.net.pk
For verbal replies, Contact E-mail : muftionline@hotmail.com
Timings 5 PM to 9 PM
For *TAFSEER-E-USMANI, FRIDAY SERMON & DARS-E-QUR'AN.* Contact Web : www.al-islam.edu.pk

صدقہ فطر کا بیان

☆ فطر کے معنی روزہ کھولنے یا روزہ نہ رکھنے کے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں پر ایک صدقہ مقرر فرمایا ہے کہ رمضان شریف کے ختم ہونے پر روزہ کھل جانے کی خوشی اور شکریہ کے طور پر ادا کریں اسے صدقہ فطر کہتے ہیں اور اسی روزہ کھلنے کی خوشی منانے کا دن ہونے کی وجہ سے رمضان شریف کے بعد والی عید کو عید الفطر کہتے ہیں۔

☆ صدقہ فطر ہر مسلمان آزاد پر جبکہ وہ بقدرِ نصاب مال کا مالک ہو صدقہ فطر واجب ہے۔

☆ نصابِ زکوٰۃ اور نصاب صدقہ فطر کی مقدار تو ایک ہے مثلاً چون تولہ دو ماشہ چاندی یا اس کی قیمت۔ لیکن نصابِ زکوٰۃ اور نصاب صدقہ فطر میں یہ فرق ہے کہ زکوٰۃ فرض ہونے کیلئے تو چاندی یا سونا یا مالِ تجارت ہونا ضروری ہے اور صدقہ فطر واجب ہونے کیلئے ان تین چیزوں کی خصوصیت نہیں بلکہ اس کے نصاب میں ہر قسم کا مال حساب میں لے لیا جاتا ہے۔ ہاں حاجتِ اصلیہ سے زائد اور قرض سے بچا ہوا ہونا دونوں نصابوں میں شرط ہے۔

پس اگر کسی شخص کے پاس اس کے استعمال کے کپڑوں سے زائد کپڑے رکھے ہوئے ہوں یا روزمرہ کی ضرورت سے زائد تانبے پیتل چینی وغیرہ کے برتن رکھے ہوں یا کوئی مکان اس کا خالی پڑا ہے اور کسی قسم کا سامان اور اسباب ہے اور اس کی حاجت اصلیہ سے زائد ہے اور ان چیزوں کی قیمت نصاب کے برابر یا زیادہ ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں لیکن صدقہ فطر واجب ہے۔ صدقہ فطر کے نصاب پر سال بھر گذرنا بھی شرط نہیں بلکہ اسی روز نصاب کا مالک ہوا ہو تو بھی صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے۔

☆ ہر مالک نصاب شخص پر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب ہے۔ لیکن نابالغوں کا اگر اپنا مال ہو تو ان کے مال میں سے ادا کرے۔

☆ مشہور ہے کہ جس نے روزے نہیں رکھے اس پر صدقہ فطر واجب نہیں یہ صحیح نہیں غلط ہے بلکہ ہر مالک نصاب پر واجب ہے خواہ روزے رکھے ہوں یا نہ رکھے ہوں۔

☆ عید کے دن صبح ہوتے ہی صدقہ فطر واجب ہوتا ہے پس جو شخص صبح صادق سے پہلے مر گیا۔ اس کے مال میں سے صدقہ فطر نہیں دیا جائے گا۔ اور جو بچہ صبح صادق سے پہلے پیدا ہوا ہو اس کی طرف سے ادا کیا جائیگا۔

☆ اگر صدقہ فطر عید کے دن سے پہلے رمضان شریف میں دیدے تو جائز ہے۔

For written replies, Contact E-mail : ummqura@brain.net.pk
For verbal replies, Contact E-mail : muftionline@hotmail.com
Timings 5 PM to 9 PM
For *TAFSEER-E-USMANI, FRIDAY SERMON & DARS-E-QUR'AN.* Contact Web : www.al-islam.edu.pk

صدقہ فطر کا بیان

☆ عید کے دن عید کی نماز کو جانے سے پہلے ادا کرنا بہتر ہے اور نماز کے بعد ادا کرے تو یہ بھی جائز ہے اور جب تک ادا نہ کرے اس کے ذمہ واجب الادا رہے گا چاہے کتنی ہی مدت گذر جائے۔

☆ صدقہ فطر میں ہر قسم کا غلہ اور قیمت دینا جائز ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر گیہوں یا اس کا آٹا یا ستو دیں تو فی آدمی پونے دو سیر دینا چاہئے (سیر سے مراد انگریزی روپے سے اسی روپے کا وزن)

اور جو یا اس کا آٹا یا ستو دیں تو ساڑھے تین سیر دینا چاہئے اور اگر جو اور گیہوں کے علاوہ اور کوئی غلہ مثلاً چاول باجرہ جوار وغیرہ دیں تو پونے دو سیر گیہوں کی قیمت یا ساڑھے تین سیر جو کی قیمت میں جس قدر وہ غلہ آتا ہے اتنا دینا چاہئے اور اگر قیمت دیں تو پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو کی قیمت دینی چاہئے۔

☆ ایک آدمی کا صدقہ فطر ایک ہی فقیر کو دیدینا یا تھوڑا تھوڑا کئی فقیروں کو دینا بھی جائز ہے۔ اسی طرح کئی آدمیوں کا صدقہ فطر ایک فقیر کو بھی دینا جائز ہے۔

☆ جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ انہیں صدقہ فطر دینا بھی جائز ہے۔ اور جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے انہیں صدقہ فطر دینا بھی ناجائز ہے۔

☆ جن لوگوں پر صدقہ فطر واجب ہے وہ زکوٰۃ یا صدقہ فطر نہیں لے سکتے اور کوئی فرض یا واجب صدقہ ایسے لوگوں کو لینا جائز نہیں۔ جن کے پاس صدقہ فطر کا نصاب موجود ہو۔

For written replies, Contact E-mail : ummqura@brain.net.pk
For verbal replies, Contact E-mail : muftionline@hotmail.com
Timings 5 PM to 9 PM
For *TAFSEER-E-USMANI, FRIDAY SERMON & DARS-E-QUR'AN.* Contact Web : www.al-islam.edu.pk

آخری عشرہ رمضان المبارک

آخری عشرہ میں عبادت کا خاص اہتمام

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ''رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت وغیرہ میں وہ مجاہدہ کرتے اور وہ مشقت اٹھاتے جو دوسرے دنوں میں نہ کرتے تھے۔ (صحیح مسلم)

اعتکاف

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ''کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کرتے تھے۔'' (جامع ترمذی)

یوں تو حضور ﷺ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی بندگی میں لگے رہتے لیکن ماہِ رمضان شریف میں آپ کا ذوق وشوق بڑھ جاتا اور اس میں بھی آخری دس روز تو بالکل اللہ کی عبادت میں گزارتے مسجد میں جا بیٹھتے۔ نفل نماز اور قرآن پاک کی تلاوت اور ذکر ودعا میں لگے رہتے۔ اور ایسا اس لیے کرتے کہ رمضان المبارک اللہ جل شانہ' کی خاص رحمتوں کے نزول کا زمانہ ہوتا ہے جس میں گنہگاروں کی بخشش اور نار جہنم سے رہائی کے فیصلے ہوتے ہیں۔

شب قدر

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''شب قدر تلاش کرو رمضان کی آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں میں'' (صحیح البخاری)

شب قدر کی مسنون دعاء بروایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ

رمضان المبارک کی آخری رات

☆ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رمضان کی آخری رات میں آپ کی امت کیلئے مغفرت و بخشش کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کیا وہ شب قدر ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''شب قدر تو نہیں ہوتی لیکن بات یہ ہے کہ عمل کرنے والا جب اپنا عمل پورا کر دے اس کو پوری اجرت مل جاتی ہے۔'' (مسند احمد)

ان دنوں بالالتزام درج ذیل اذکار مسنونہ کو ہمیں یومیہ معمولات میں شامل کر لینا چاہئے۔

کلمہ طیبہ :۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ درود شریف :۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ

استغفار :۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ کلمتان حبیبتان :۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

دعائیں :۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ ☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ ☆ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ

ASHRAFIA ISLAMIC UNIVERSITY
معہد ام القریٰ
UMMUL QURA INSTITUTE

24

693 | 08-10-2007

نزول قرآن وشب قدر

نزول قرآن: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ (پارہ۲،البقرۃ۱۸۵)

ترجمہ: رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ (پارہ۳۰،القدر۱)

ترجمہ: بے شک ہم نے اس (قرآن) کو اتارا ہے شب قدر میں۔

آیات بالا سے یہ تصریح ہوتی ہے کہ قرآن کریم ماہ رمضان کی مبارک رات لیلۃ القدر (شب قدر) میں نازل ہوا۔اس کا یہ مفہوم ہوسکتا ہے کہ پورا قرآن پاک اس شب میں عرش بریں پر لوح محفوظ سے آسمان دنیا کے ایک مقام بیت العزہ پر ایک ہی مرتبہ نازل فرما دیا گیا پھر تدریجاً حسب ضرورت وحکمت تیئس برس کی مدت میں بوساطت جبریلؑ امین آنحضرت رسول اکرم ﷺ پر اتارا رہا۔

اور یہ بھی مراد ہوسکتی ہے کہ ابتدائے نزول قرآن شب قدر میں چند آیتوں سے ہوگیا۔باقی تدریجاً حسب حکمت نازل ہوتا رہا۔

شب قدر کی تعیین:

☆ اتنی بات تو قرآن کریم کی تصریحات سے ثابت ہے کہ شب قدر ماہ رمضان المبارک میں آتی ہے۔

☆ صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔

☆ اور صحیح مسلم میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شب قدر کو رمضان المبارک کے عشرہ اخیرہ کی طاق راتوں میں طلب کرو۔(مظہری)

شب قدر کے فضائل: وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ (پارہ۳۰،القدر۲،۳)

ترجمہ: اور تو نے کیا سمجھا کیا ہے شب قدر شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے

اس رات کی بڑی فضیلت اسی آیت میں بیان ہوئی ہے کہ اس ایک رات کی عبادت ایک ہزار مہینوں یعنی تراسی ۸۳ سال اور ۴ ماہ سے زائد کی عبادات سے بھی بہتر ہے۔پھر بہتر ہونے کی کوئی حد مقرر نہیں کتنی بہتر ہے کہ دوگنی، چوگنی، دس گنی یا سوگنی وغیرہ سبھی امکانات بحکم الٰہی موجود ہیں۔

☆ صحیحین میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شب قدر میں عبادت کیلئے کھڑا رہا اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہوگئے۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (پارہ۳۰،القدر۴،۵)

ترجمہ: اترتے ہیں فرشتے اور روح القدس اس میں اپنے رب کے حکم سے ہر کام پر۔ امان ہے وہ رات صبح کے نکلنے تک

ابن ابی حاتم میں روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شب قدر میں وہ تمام فرشتے جن کا مقام سدرۃ المنتہیٰ پر ہے جبرئیل امین کے ساتھ دنیا پر اترتے ہیں اور کوئی مؤمن مرد یا عورت ایسا نہیں جس کو وہ سلام نہ کرتے ہوں بجز اس آدمی کے جو شراب یا خنزیر کا گوشت کھاتا ہو۔(ابن کثیر)

شب قدر کی مخصوص دعا:

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اگر میں شب قدر کو پاؤں تو کیا دعا کروں آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دعا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

ترجمہ: یا اللہ آپ بہت معاف کرنے والے ہیں اور معافی کو پسند کرتے ہیں میری خطائیں معاف فرمائیے۔(قرطبی)